

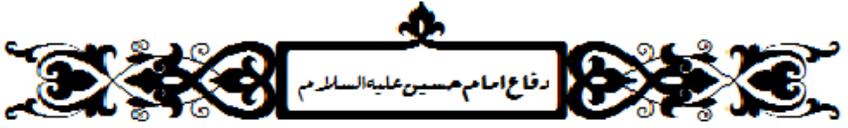
﴿سیدنا حسین علیہ السلام کو "امام" کہنا کیسا ہے؟﴾

سیدنا حسین علیہ السلام کے نام کے ساتھ اگر لفظ "امام" لکھ دیا جائے تو ناصبی بلبلا اٹھتے ہیں، طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ نصیحتوں کے انبار لگا دیتے ہیں۔ اس بارے میں ان کی نام نہاد و عجز و نصیحت کالب لباب یہی ہوتا ہے۔

"حضرت حسین علیہ السلام" کے نام کے ساتھ لفظ امام استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ لفظ (ایک مخصوص فرقے) نے گھڑا ہے۔ اس کے پیچھے ان کا ایک عقیدہ پوشیدہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ

قارئین کرام:

نہایت ضروری محسوس ہوتا ہے کہ اس حوالے سے چند باتیں ہو جائیں۔ تاکہ حقیقت تک رسائی ہو سکے۔ یہ لفظ ایک



مخصوص فرقے سے وابستہ افراد ہی استعمال نہیں کرتے بڑے
بڑے جلیل القدر محدثین و مجتہدین و مفسرین کرام نے اپنی
تحریروں میں جا بجا استعمال کیا
اگر یہ لفظ ایک مخصوص فرقے کا وضع کردہ ہوتا تو اہل سنت
کے مسلمہ اکابرین اسے استعمال نہ کرتے اہل سنت کی مسلمہ
کتب میں یہ لفظ جا بجا نظر آتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

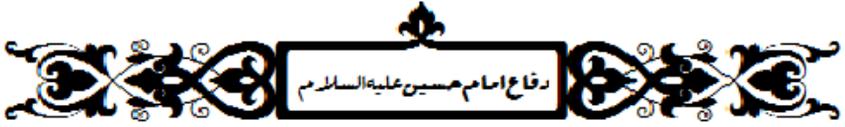
امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

امام صاحب اپنی مشہور زمانہ اور کتاب سیر اعلام النبلاء میں
جب سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کا تذکرہ شروع کرتے ہیں تو لکھتے ہیں۔
" الامام الشریف الكامل سبط رسول الله صلى الله عليه اله
وسلم "

(سیر اعلام النبلاء ج 3 ص 281)

علامہ عبد الملک بن حسن العصامی رحمۃ اللہ علیہ الکی

" اجراء الماء من الفرات الى مشهد الام الحسين بن علي "



(سطح النجوم ج 2 ص 324)

علامه ابن خلكان رحمته الله

" وكان اوصى لاخته الامام الحسين "

(وفيات الاعيان ج 2 ص 267)

امام المفسرين علامه محمود بن عبد الله الغدادي رحمته الله

" وقرأ الامام الحسين ابن امير المؤمنين على كرم الله تعالى
وجهما "

(تفسير روح المعاني ج 15 ص 248)

علامه اسماعيل حقي رحمته الله

" الاترى انه قتل مع الامام الحسين رضي الله عنه "

(تفسير روح البيان ج 14 ص 44)

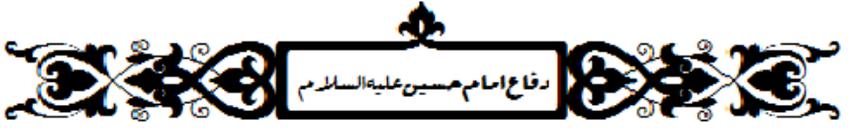
علامه ابو زهره رحمته الله

" عن الامام الحسين احد السبطين "

(زهرة التفاسير ج 1 ص 524)

امام الشوكاني رحمته الله

" وقد اقتدى بهذه السنة الامام الحسين بن علي رضي الله عنهما "



(السييل الجراج 3 ص 316)

امام احمد بن علي المقرئ بن علي رحمته الله

"قتلوا مع عمهم الحسين بن علي عليه السلام بالطف"

(اتعاظ الخفاء ج 1 ص 3)

علامه عبدالرحمن بن حسن الجبرتي رحمته الله
"نسبه الى الامام الحسين رضي الله عنه"

(عجائب الاثار ج 3 ص 339)

علامه المرادي رحمته الله

"السبط الامام الحسين"

(سلك الدرر ج 1 ص 424)

امام يافعي رحمته الله

"في جوار المشهد المنسوب الى الامام الحسين بن علي"

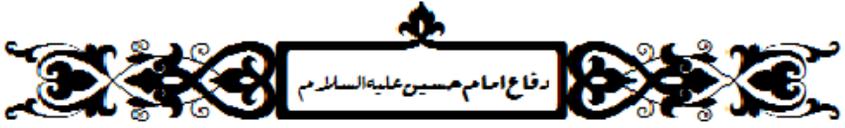
(مرآة الجنان ج 2 ص 118)

علامه ياقوت الحموي رحمته الله

"زين العابدين بن الامام الحسين"

(معجم البلدان ج 1 ص 361)

قاضي سلمان منصور پوري رحمته الله



امام حسین "علیہ السلام" نے پچیس حج پیادہ پا کیے۔

(رحمۃ للعالمین ج 2 ص 116)

نوٹ: قاضی صاحب نے صفحہ 116 سے 118 تک سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام اور علیہ السلام کے الفاظ جا بجا استعمال کیے ہیں۔

امام الحدیث نواب صدیق الحسن خان بھوپالوی رحمۃ اللہ علیہ

"بعد قتلِ امام حسین لشکر بتخریب مدینہ"

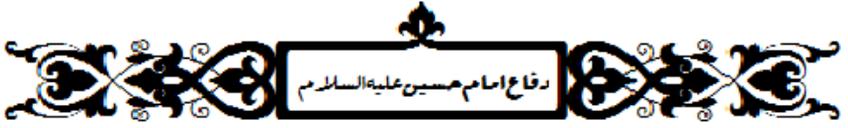
(بغیۃ الرائد ص 107-108)

یاد رہے کہ برصغیر کے طول و عرض میں مسلک الحدیث کو فروغ دینے میں نواب صاحب کا کلیدی کردار ہے۔

علامہ عبدالاول غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

مشکاۃ شریف کی ایک حدیث کی شرح لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اس حدیث میں بیزید کی مذمت ہے اس ناخلف نے جناب امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے کے بعد۔۔۔۔۔



(مٹھکوۃ مترجم ج 4 ص 78)

مولانا اسماعیل روپڑی رحمۃ اللہ علیہ

امام حسین رضی اللہ عنہ یزید کی خلافت کے مخالف رہے۔

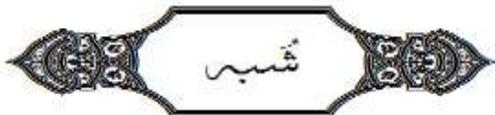
(شہید کربلا ص 11)

شیخ الاسلام علامہ ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

بلاشبہ امام حسین رضی اللہ عنہ کا قصد اعلائے کلمتہ اللہ ہی تھا۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج 1 ص 132)

چند شبہات اور ان کا ازالہ



"اہل سنت" ایک "مخصوص فرقہ" سے متاثر ہو کر
لا شعوری طور پر یہ لفظ بولنے لگے ہیں۔ بہر صورت اس
سے بچنا چاہیے۔



یہ کہنا کہ "اہل سنت نے اہل تشیع سے بار بار سن کر
خود بولنا شروع کر دیا"

یاد رہے یہ اہل سنت پر بدترین الزام ہے یہ بات
اکابرین اہل سنت کے وقار کو مجروح کر دیتی ہے۔ کیا
علمائے اہلسنت میں ذہانت و ذکاوت نہیں تھی؟ کیا وہ



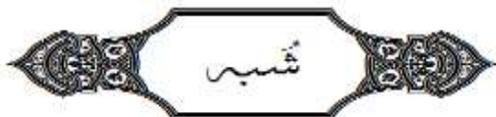
سب فہم و فراست سے عاری تھے؟ یہ ایسی حقیقت ہے جس کا انکار دلائل کی دنیا میں ناممکن ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ رب العزت نے اہل سنت میں ایسے جلیل القدر علماء پیدا فرمائے جن کی دقت نظری، دور اندیشی، نکتہ سنجی کا زمانہ معترف ہے۔ جنہوں نے حدیث و تفسیر، فقہ کے ایسے قوانین و اصول مرتب کئے۔ جو طالبانِ علوم نبویہ کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ کیا ان کے بارے میں یہ تسلیم کر لیا جائے کہ وہ اہل تشیع (مخصوص فریق) سے متاثر ہو کر لفظ "امام" بولنے لگے۔ مقام حیرت ہے، عقل بھی انگشت بدنداں ہے۔ یاد رہے :

اہل تشیع اور اہل سنت کا کئی مسائل میں اختلاف رہا ہے تعجب ہے علمائے اہل سنت نے شیعہ پر و پگنڈے سے

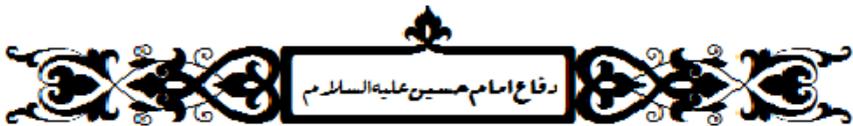


متاثر ہو کر ان مسائل میں شیعہ نقطہ نظر سے اتفاق نہ
کیا آ جا کر صرف لفظ "امام" یا "علیہ السلام" کو اپنانا
تھا؟۔

تاریخ گواہ ہے اہل سنت نے اہل تشیع سے متاثر ہو کر
ان کے دیگر امتیازی مسائل تو نہ اپنائے۔ اور شیعہ
سے متاثر ہو کر لفظ امام کا عام استعمال کرنے لگے
ناصبیوں کی یہ نرالی منطق سمجھ سے بالاتر ہے۔



لفظ امام کے پیچھے مخصوص فرقے کا عقیدہ امامت
پوشیدہ ہے وہ اس لفظ کو ایک خاص مقصد کے تحت
استعمال کرتے ہیں۔ لہذا اس سے بچنا چاہیے۔

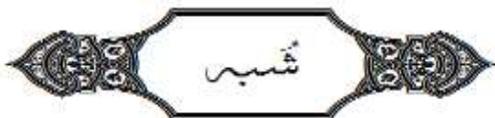


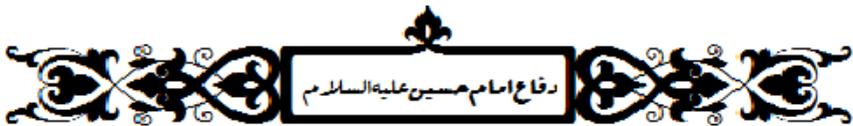
اعمال

وہ مخصوص فرقہ اپنے قول و فعل اور نیت کا "ذمہ دار ہے"۔ ہر شخص اپنے قول و فعل اور نیت کا خود ذمہ دار و جوابدہ ہے۔ دوسروں کی نیتوں کے ہم ذمہ دار نہیں۔ رسول برحق ﷺ فیصلہ فرما گئے ہیں۔

" انما الاعمال بالنیات " (صحیح البخاری حدیث نمبر 1)

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے۔ جیسی کسی کی نیت ہو گی ویسی ہی جزاء یا سزا اٹھہرے گی۔ اہل سنت کی تو یہ نیت نہیں۔





کبھی امام ابو بکر، امام عمر، امام عثمان نہیں کہا جاتا۔ امام حسین کیوں
کہا جاتا ہے؟



کسی شخصیت کے بارے میں بعض الفاظ بکثرت استعمال
ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ عرف عام میں یوں محسوس ہوتا ہے
گویا کہ یہ الفاظ فلاں شخصیت کے ساتھ خاص ہیں۔
حالانکہ اس لفظ کا دیگر شخصیات کے بارے میں استعمال
کرنا بالکل جائز ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ کہنا کہ "یہ لفظ فلاں
فلاں شخصیات پر استعمال کیوں نہیں کیا جاتا۔ اس لیے
اس لفظ کو فلاں شخصیت کے بارے میں بھی استعمال نہ
کیا جائے عدل و انصاف کا خون ہے اور کچھ نہیں"



مثلاً لفظ امیر ہے۔ خلافت راشدہ کے سنہری دور میں
جلیل القدر صحابہ مختلف شہروں کے امیر رہے۔ بلکہ
دور نبوت میں خود نبی ﷺ نے مختلف اوقات میں بعض
صحابہ کو امیر مقرر کیا۔

جنگ موتہ میں سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر لشکر مقرر
فرمایا اور زبان نبوت سے

ان کے بارے میں اعلان سنا دیا۔ خلق للامارتہ کہ
انھیں اللہ رب العزت نے پیدا ہی امارت کے لیے کیا
ہے۔ اور ان کے بیٹے اسامہ رضی اللہ عنہ کو آخری ایام میں اسلامی
فوج کا امیر مقرر فرمایا جس میں بڑے بڑے جلیل القدر
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔



سعید بن زید رضی اللہ عنہ کو ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے دمشق کا امیر مقرر کیا شام کے پہلے گورنر امیر یہی تھے۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تین سال مصر کے امیر رہے۔ لیکن ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ لفظ "امیر" نہیں لگایا جاتا۔ یہ ناصبی لوگ کبھی نہیں کہیں گے۔ امیر زید بن حارثہ، امیر اسامہ بن زید، امیر سعد بن ابی وقاص، امیر سعید بن زید، امیر عقبہ بن عامر لیکن حضرت معاویہ اور ان کے بیٹے کے نام کے ساتھ لفظ امیر ضرور لگائیں گے۔ اس کی وجہ؟؟؟

اگر کوئی ان پر اعتراض کرتے ہوئے ان ہی کے لہجے میں کہنا شروع کر دے کہ سعد بن ابی وقاص کو امیر سعد بن ابی وقاص نہیں کہا جاتا۔ حضرت زید کو امیر



زید نہیں کہا جاتا حضرت اسامہ کو امیر اسامہ نہیں کہا
جاتا لہذا حضرت معاویہ کو بھی امیر معاویہ نہ کہا جائے تو
یہ جلے بھنے ناصبی اُسے کیسے مطمئن کر پائیں گے؟



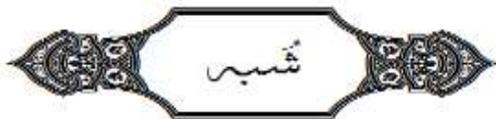
کتابوں میں جہاں کہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام کے
ساتھ لفظ امام لکھا ہوا ہے یہ ایک مخصوص فرقے کی
کارستانی ہے۔

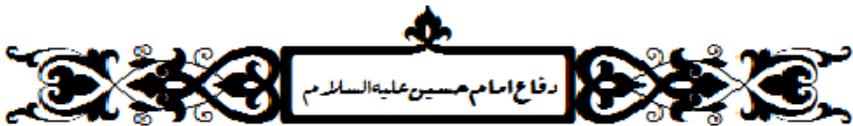


یہ کتب اہل سنت نے طبع کی ہیں نہ کہ کسی مخصوص
فرقے نے اور یہ کتب ایران و تہران کی طبع کردہ
نہیں۔ بلکہ بہت سی کتب ایسی ہیں جو مکہ مکرمہ، مدینہ



منورہ یا الریاض کے اداروں کی شائع کردہ ہیں۔ یہ کہنا کہ مخصوص فرقے نے اہل سنت کی کتابوں میں لفظ "امام" یا "علیہ السلام" کے الفاظ داخل کر دیئے ہیں۔ نہایت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ اس سے اہل سنت کی مسلمہ کتب کی استنادی حالت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ عام آدمی بھی یہ سوچ کر کہ ان کتب میں مخصوص فرقے نے اپنے من پسند الفاظ داخل کروا دیئے۔ دیگر مخصوص فرقوں نے نجانے ان کتابوں میں کون کونسے مسائل بھر دیئے ہوں۔





حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو "امام" کس بنیاد پر کہا جاتا ہے نہ تو
حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فقہ کو مرتب کیا نہ ہی کوئی
تفسیر لکھی نہ ہی کسی علمی دانشگاه میں بیٹھ کر عوام کی
علمی پیاس بجھائی۔۔۔؟

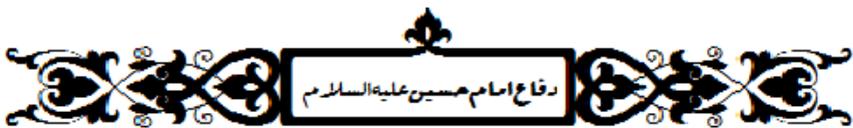


تاریخ اسلام میں بہت سی ایسی شخصیات گزری ہیں
جنہیں امت نے امام کے لقب سے نوازا۔ کسی نے قلم
اٹھایا اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے
آیاتِ قرآنی کی تفسیر مرتب کر دی لوگوں نے کہا یہ
تفسیر کا امام ہے۔



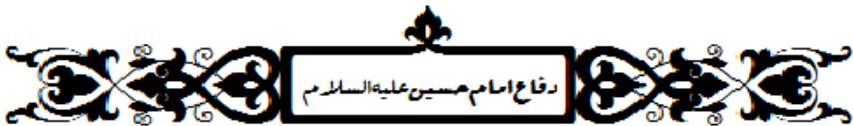
کسی نے دور دراز کے پر صعوبت سفر کر کے امت کی راہنمائی کے لیے احادیث کا مجموعہ مرتب کیا لوگوں نے کہا یہ حدیث کا امام ہے۔

قارئین کرام: یہ عدل و انصاف کی جانگی نہیں تو اور کیا ہے۔ کہ جس شخص نے امت کی اصلاح کے لیے کسی شعبے میں محنت کی وہ تو امام ٹھہرا اور جو امت کے مفاد کی خاطر دور افتادہ صحراؤں کا مسافر بنا، نظامِ خلافت کی بحالی کے لیے خطرات کی وادیوں کی طرف بڑھ گیا۔ بالآخر طاغوتی طاقتوں سے ٹکرا کر اپنے اور رفقاء کے خون سے صحرائے کربلا پر آیات صبر و استقلال کی تفسیر لکھ گیا اس کے نام کے ساتھ لفظ امام دیکھ کر تعجب ہو۔۔۔؟



رہا یہ کہنا کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے کس درسگاہ میں
بیٹھ کر طالبان علم شریعت کی علمی پیاس بجھائی۔۔؟
مجھے یقین ہو چلا ہے کہ ایسی باتیں کرنے والے میرے
امام رضی اللہ عنہ کو پہچان ہی نہیں پائے۔
یاد رہے فقہی مسائل کی گھنٹیاں مسند تدریس پر بیٹھ
کر فقہاء سلجھاتے ہیں۔ اور
۔۔۔۔۔ ظالم سے ٹکرانا کیسے ہے؟ فرعون کی فرعونیت
کو پیوند خاک کس طرح کرنا
ہے یہ سب کچھ تلواروں کے سائے میں شہدا سمجھاتے
ہیں۔

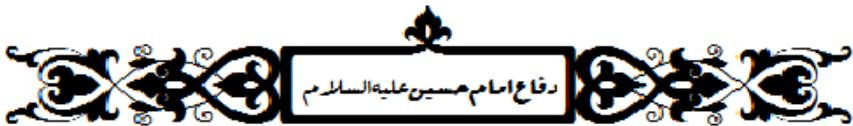
اور یہ بھی یاد رہے کہ کر بلا کے امام علیہ السلام کی حقیقت
ہر کسی پر آشکار نہیں ہوتی۔ یہ تو ایسی امامت ہے۔ جس



کی حقیقت سے صرف وہی لوگ روشناس ہوا کرتے
ہیں۔ جن کے دل عشقِ الہی کی آتش سے پھنک رہے
ہوں۔ حدودِ الہی کی پامالی کو دیکھتے ہوئے دل کی
آنکھوں سے خون کے چشمے جاری ہو چکے ہوں۔
حکمرانانِ وقت کے ظلم و تشدد سے خلقِ خدا کو چھٹکارا
دلانے کا جذبہ کسی پلِ آرام نہ کرنے دیتا ہو۔

اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا تھا

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحبِ اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بے زار کرے
موت کے آئینے میں دکھا کر تجھ کو زخِ دوست



جینا تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرے